سوال

(100)مردہ نفع نہیں پہنچا سکتا اور نہ سن کر نفع اٹھا سکتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مُردہ سلام اور کلام کو سنتا اور اس کے پاس جو کیا جائے اسے سمجھتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں اہل علم وسنت کا اختلاف ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ان العبد اذا وضع فی قبرہ' وتولی عنہ اصحابہ' انہ لیسمع قرع نعالھم) (صحیح البخاري' الجنائز' باب المیت یسمع خفق النعال' ح:1338 و صحیح مسلم' الجنة' باب عرض مقعد المیت من الجنة لخ' ح:2870 واللفظ لہ)

''بلاشبہ بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے (دفن کر دیا جاتا ہے) اور اسے دفن کرنے والے آ رہے ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز کو سنتا ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:

(ما من عبد یمر علی قبر رجل یعرفہ فی الدنیا ریسلم علیہ الا عرفہ ورد علیہ السلام) (العلل المتناہیة: 429/2' ح:1523 والاستذکار لابن عبدالبر' ح:234/1)

''جب کوئی (مسلمان) بندی کسی ایسے (مسلمان) آدمی کی قبر کے پاس سے گزرتا ہے، جسے وہ دنیا میں جانتا ہے اور اسے سلام کہتا ہے تو وہ (قبر والا) اسے پہچان لیتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔''

اس حدیث کو ابن عبدالبر نے صحیح کہا ہے اور ابن قیم نے اسے "کتاب الروح" میں ذکر کیا اور اس پر کوئی تعاقب نہیں کیا۔۔۔

اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان تشریف لے جاتے تو فرماتے:

(السلام علیکم دار قوم مومنین) (صحیح مسلم' الجنائز' باب مایقال عند دخول القبور لخ' ح:974)

''اے مومنوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔''

بہر حال میت خواہ سنتی بھی ہو وہ کسی دوسرے کو نفع نہیں پہنچا سکتی یعنی اگر کسی کی قبر کے پاس آکر اللہ تعالیٰ سے دعاء کرین (تو بھی) یہ ناممکن ہے کہ میت آپ کو کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ میت اس صورت میں کوئی نفع پہنچا سکتی ہے کہ آپ اس سے دعا کریں۔۔۔ کسی کی قبر کے پاس اس اعتقاد کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا کہ اس سے اللہ تعالیٰ دعا کو سن لیتا ہے یہ جھوٹ اور بدعت ہے۔ جبکہ کسی صاحب قبر کو پکارنا اور خاص اسی ہی سے دعا کرنا ایسا شرک اکبر ہے کہ جس کا مرتکب ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج2 صفحہ98

محدث فتویٰ